فون نمبر ۳۹ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۳

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ
الفضل ربوہ
یوم سہ شنبہ
ایڈیٹر: روشن دین تنویر
The Daily
ALFAZL
RABWAH
قیمت فی پرچہ ۲ پیسے

جلد ۵۵/۲۰ | ۲۶ وفا ۱۳۴۵ ہش ۷ ربیع الثانی ۱۳۸۶ھ ۲۶ جولائی ۱۹۶۶ء | نمبر ۱۴۱

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

ہم اپنے ہاتھوں، اپنی سُوءِ فہم اور قصورِ علم کی وجہ سے مبتلائے مصائب ہوتے ہیں

ورنہ خدا تو ہمہ رحم و کرم ہے اس نے دنیا کی کوئی چیز بھی نفع سے خالی نہیں بنائی

"یہ بات بھی خوب یاد رکھنی چاہیئے کہ ہر بات میں منافعہ ہوتا ہے۔ دنیا میں دیکھ لو ادنیٰ درجہ کی نباتات سے لیکر کیڑوں اور چوہوں تک بھی کوئی چیز ایسی نہیں جو انسان کے لئے منفعت اور فائدہ سے خالی ہو۔ یہ تمام اشیاء خواہ وہ ارضی ہیں یا سماوی اللہ تعالےٰ کی صفات کے اظلال اور آثار ہیں اور جب صفات میں نفع ہی نفع ہے تو بتلاؤ کہ ذات میں کس قدر نفع اور سود ہوگا۔ اس مقام پر یہ بات بھی یاد رکھنی چاہیئے کہ جیسے ان اشیاء سے کسی وقت نقصان اٹھاتے ہیں تو اپنی غلطی اور نافہمی کی وجہ سے، اس لئے نہیں کہ نفس الامر میں ان اشیاء میں مضرت ہی ہے۔ بلکہ اپنی غلطی اور خطاکاری سے۔ اسی طرح پر ہم اللہ تعالےٰ کی بعض صفات کا علم نہ رکھنے کی وجہ سے تکلیف اور مصائب میں مبتلا ہوتے ہیں ورنہ خدا تعالےٰ تو ہمہ رحم اور کرم ہے۔ دنیا میں تکالیف اٹھانے اور رنج پانے کا یہی راز ہے کہ ہم اپنے ہاتھوں، اپنی سوءِ فہم اور قصورِ علم کی وجہ سے مبتلائے مصائب ہوتے ہیں۔ پس اس صفاتی آئینہ کے ہی روزن سے ہم اللہ تعالےٰ کو رحیم و کریم اور حد سے زیادہ، قیاس سے باہر نافع ہستی پاتے ہیں اور ان منافع سے زیادہ بہرہ ور وہی ہوتا ہے جو اس کے زیادہ قریب اور نزدیک ہوتا جاتا ہے اور یہ درجہ ان لوگوں کو ہی ملتا ہے جو متقی کہلاتے ہیں اور اللہ تعالےٰ کے قرب میں جگہ پاتے ہیں۔ جوں جوں متقی خدا تعالےٰ کے قریب ہوتا جاتا ہے۔ ایک نورِ ہدایت اسے ملتا ہے جو اس کی معلومات اور عقل میں ایک خاص قسم کی روشنی پیدا کرتا ہے۔"

(رپورٹ جلسہ سالانہ ۱۸۹۶ء)

اخبارِ احمدیہ

اسلام آباد۔ مورخہ ۲۴/۷/۶۶ بوقت ۱۲ بجے دن

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کل بخیریت مری سے اسلام آباد پہنچ گئے۔ آج کی اطلاع ہے کہ حضور ایدہ اللہ تعالےٰ کی صحت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے الحمد للہ۔

محترمہ بیگم صاحبہ کو درد گردہ کی تکلیف سے قدرے افاقہ ہے۔ مگر ابھی تکلیف ہے۔ دعاؤں کی سخت ضرورت ہے۔ احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالےٰ آپ کو اپنے فضل سے صحت کاملہ وعاجلہ عطا فرمائے آمین۔

—○ ربوہ ۲۵ جولائی۔ حضرت ام مظفر احمد صاحبہ مدظلہا کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ رات نیند آ گئی۔ اس وقت طبیعت خدا تعالےٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ۔ احباب جماعت حضرت سیدہ موصوفہ کی صحت کاملہ وعاجلہ کے لئے توجہ اور التزام سے دعائیں جاری رکھیں۔

—○ ربوہ۔ محترم صاحبزادہ مرزا انور احمد صاحب مطلع فرماتے ہیں کہ اللہ تعالےٰ نے مکرم مرزا سلیم احمد صاحب کو مورخہ ۱۳ جولائی بروز بدھ دوسرا فرزند عطا فرمایا ہے۔ نومولود محترم جناب مرزا رشید احمد صاحب کا پوتا اور حضرت مرزا بشیر احمد صاحب رضی اللہ عنہ کا نواسہ زادہ ہے۔ احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالےٰ نومولود کو صحت و عافیت کے ساتھ عمر دراز عطا کرے۔ اور دینی و دنیوی نعمتوں سے مالا مال فرمائے آمین۔

—○ عزیز کریم اللہ زیروی لوئیس ول امریکہ پی۔ ایچ ڈی کے تحریری امتحان میں خدا تعالےٰ کے فضل سے کامیاب ہوئے ہیں۔ اب ان کا زبانی امتحان مورخہ ۲۵ جولائی کو ہو رہا ہے جس کے لئے انہیں دس پروفیسروں پر مشتمل بورڈ کے سامنے پیش ہونا ہے۔ احباب ان کی نمایاں کامیابی کے لئے دعا فرمائیں

(صوفی) خدا بخش عبد زیروی انسپکٹر وقف جدید ربوہ

اجلاس عام انصار اللہ ربوہ

ربوہ ۲۵ جولائی۔ کل مورخہ ۲۶ جولائی بروز منگل بعد نماز مغرب مجلس انصار اللہ ربوہ کا اجلاس عام مسجد مبارک ربوہ میں منعقد ہوگا۔ جملہ اراکین انصار اللہ ربوہ باستثنا معذورین و بیمار اس میں شامل ہو کر مستفید ہوں۔ ہر رکن کے لئے اپنا تعارفی کارڈ لانا ضروری ہے۔

(زعیم اعلیٰ انصار اللہ ربوہ)

روزنامہ الفضل ربوہ

مورخہ ۲۶ جولائی ۱۹۶۶ء

غلبۂ اسلام کا جمالی دور

جماعت احمدیہ کو اللہ تعالیٰ نے کھڑا کیا ہے اور اس زمانے میں اس لئے کھڑا کیا ہے کہ یہ وہ زمانہ ہے جب لوگ اللہ تعالیٰ کی طرف سے منہ موڑ لیں گے۔ اور اپنا تمام زور اپنی تمام لیاقت مادی زندگی کی طرف لگا دیں گے۔ یہ زمانہ وہی ہے جس کے متعلق تمام انبیاء علیہم السلام نے پیشگوئی کی ہے۔ یہ زمانہ وہی ہے جب شیطان اپنی تمام قوتیں اپنے تمام عساکر میدان میں لے آئے گا۔

بات یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے شیطان کو مہلت دی ہوئی ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کے بندوں کو اپنی تدابیر سے ورغلانے کی کوشش کرے۔ شیطان شروع سے انسانوں کو بہکا کر اپنے ساتھ ملاتا چلا آیا ہے۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے جو شیطان کو مہلت دی اس کے ساتھ یہ بھی فرمایا ہے کہ شیطان اللہ تعالیٰ کے پاک بندوں کو ورغلا نہیں سکے گا۔ چنانچہ ہر زمانے میں اللہ تعالیٰ اپنے فرستادہ بھیجتا رہا ہے۔ کہ وہ لوگوں کو اللہ تعالیٰ کی طرف بلائیں۔ پہلے یہ کام مقامی اور زمانی حیثیت رکھتا تھا۔ لیکن سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی بعثت کے بعد یہ کام عالمگیر حیثیت اختیار کر گیا ہے۔ اب شیطان نے بھی بہکانے کے لئے عالمگیر مہم شروع کر رکھی ہے۔ جوں جوں انسان میل ملاپ میں عالمی حیثیت اختیار کر رہا ہے۔ توں توں شیطان بھی اپنے ہتھکنڈوں کو وسعت دیتا چلا گیا ہے۔ اور آج یہ حالت ہے کہ تمام ارباب عالم کسی نہ کسی شیطانی پھندے میں گرفتار ہو گئے ہوتے ہیں۔ اور شیطان کا فتنہ دنیا کے تمام ملکوں میں پھیلا ہوا ہے۔ اور خطرہ ہے کہ اگر اللہ تعالیٰ کا ہاتھ کام نہ کرے تو تمام دنیا شیطان کا شکار ہو جائے گی مگر اللہ تعالیٰ کو یہ ہرگز منظور نہیں ہے۔ اس نے آج سے تقریباً چودہ سو سال پہلے سیدنا حضرت خاتم النبیین صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو مبعوث کر کے اس خطرہ کے سدِ باب کے لئے انتظام کر دیا ہوا ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

ھو الذی ارسل رسولہ بالھدیٰ و دین الحق

لیظھرہ علی الدین کلہ ولو کرہ المشرکون۔

یعنی اللہ تعالیٰ نے دین حق کو تمام ادیان پر غالب کرنے کے لئے اپنا رسول بھیج دیا ہے۔ یہ آیت کریمہ تین بار قرآن کریم میں آتی ہے۔ ایک بار سورہ توبہ ۳۳ میں دوسری بار سورہ فتح ۲۹ میں اور تیسری بار سورہ صف ۱۰ میں بتایا گیا ہے۔ کہ مشرکین مکہ یہود اور نصاریٰ کے ساتھ اسلام کا ٹکراؤ تھا جو اسلام کو مٹا دینا چاہتے تھے۔ یہ بہت ہی نازک دور تھا مگر اسلام نے اس وقت کی تمام بڑی بڑی طاقتوں کو شکست دی۔ اور اللہ تعالیٰ نے اسے تمام ادیان پر غالب کر دیا۔ سورہ فتح صلح حدیبیہ کے بعد نازل ہوئی تھی۔ صلح حدیبیہ بھی مسلمانوں کے لئے ایک عظیم زلزلہ تھا۔ ایسے وقت میں اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کی ڈھارس بندھانے کے لئے اس آیہ کریمہ کا اعادہ فرمایا چنانچہ دونوں کے سیاق و سباق سے اس آیہ کریمہ کا شان نزول واضح ہو سکتی ہے۔ صلح حدیبیہ کے بعد اسلام تمام معلومہ دنیا کے ادیان پر غالب آگیا۔ یہ اسلام کا جلالی غلبہ تھا۔ اور تمام دنیا پر اسلام کا پھریرا لہرانے لگا تھا۔ اس دور میں جبل طارق سے لے کر کاشغر تک اسلام ہی کا غلبہ ہو گیا۔

سورۂ صف میں پھر مندرجہ بالا آیہ کریمہ کو اپنے پورے ماحول کے ساتھ دہرایا گیا ہے۔ بادی النظر میں ہی کھل جاتا ہے کہ اس سورۃ کا تعلق آخری زمانہ سے ہے۔ بار بار یا ایھا الذین آمنوا کہہ کر خطاب کیا گیا جس سے واضح ہوتا ہے کہ یہ آیہ کریمہ اس دور کے متعلق ہے۔ جب اسلام دنیا میں پھر کمزور ہو جائے گا۔ اور خود مسلمانوں کی حالت بنی اسرائیل جیسی ہو جائے گی اور دنیا کی کافر اور مشرک طاقتیں ایک بار پھر دنیا میں چھا جائیں گی۔ چنانچہ یہی وجہ ہے کہ پہلے حضرت موسےٰ علیہ السلام کی بنی اسرائیل کو دعوت اور بنی اسرائیل کی نافرمانی کا ذکر کیا گیا ہے گویا مسلمانوں کو بتایا گیا ہے کہ دیکھو کہیں تمہاری بھی وہی حالت تو نہیں ہے۔

اس کے بعد حضرت عیسےٰ علیہ السلام کا ذکر ہے۔ اس سے یہ بھی واضح ہوتا ہے کہ اس دور میں پھر یہود اور عیسائی اقوام ایک نئے کافرانہ اور مشرکانہ رنگ میں نمودار ہونگی۔ اور اسلام کو دنیا سے مٹا دینے کی کوشش کریں گی۔ اس پر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

یریدون لیطفئوا نور اللہ بافواھھم واللہ متم نورہ ولو کرہ الکافرون ہو الذی ارسل رسولہ بالھدیٰ و دین الحق لیظھرہ علی الدین کلہ ولو کرہ المشرکون

ترجمہ۔ وہ چاہتے ہیں کہ اپنے مونہوں سے اللہ تعالیٰ کے نور کو بجھا دیں۔ اور اللہ تعالیٰ اپنے نور کو پورا کر کے چھوڑے گا۔ خواہ کافر لوگ کتنا ہی ناپسند کریں۔ وہ خدا ہے جس نے اپنے رسول کو ہدایت کے ساتھ اور سچا دین دیکر بھیجا ہے۔ تاکہ اس کو تمام دینوں پر غالب کرے۔ خواہ مشرک کتنا ہی ناپسند کریں۔

اس سے آگے سورہ صف میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

یا ایھا الذین آمنوا ھل ادلکم علیٰ تجارۃٍ تنجیکم من عذاب الیم۔

یعنی اے مسلمانو کیا میں تم کو ایسی بات بتاؤں جو تم کو عذاب الیم سے نجات دے اس جگہ بھی مسلمانوں سے خطاب ہے ظاہر ہے کہ یہ وہ زمانہ ہے۔ جب مسلمانوں کی حالت خراب ہو چکی ہوگی۔ اور ان کو علاج کی ضرورت ہوگی۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے وہ علاج بتایا ہے کہ

تومنون باللہ و رسولہ و تجاھدون فی سبیل اللہ باموالکم و انفسکم

یعنی اے مسلمانو اللہ تعالیٰ پر ایمان لاؤ اور اس کے راستہ میں اموال اور نفس سے جہاد کرو۔ اس سے ظاہر ہے کہ یہ ایسا زمانہ ہوگا۔ جب مسلمانوں نے مال و جان کی قربانی ترک کر دی ہوگی اور جہاد فی سبیل اللہ سے رک گئے ہوں گے۔ کیا یہی حالت آج مسلمانوں کی نہیں اللہ تعالیٰ نے کس طرح صاف صاف نشانات اس زمانے کے بیان کر دیئے ہیں۔ مسلمانوں کی بیماری اور اس کا علاج بھی بتایا ہے۔ یعنی اے مسلمانو صرف مسلمان نام دھرا کر کچھ نہیں ہوتا۔ دل سے ایمان لاؤ اور قربانی کرو جب تم عذاب الیم سے نجات پا سکتے ہو۔

پھر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

ذالکم خیر لکم ان کنتم تعلمون ہ یغفر لکم ذنوبکم ویدخلکم جنّٰت تجری من تحتھا الانھٰر و مسٰکن طیبۃ فی جنّٰت عدن ذالک الفوز العظیم۔ واخریٰ تحبونھا نصر من اللہ وفتح قریب۔ و بشر المومنین

یعنی اگر تم جانو تو یہ تمہارے لئے بہت بہتر ہے۔ تمہارے ایسا کرنے پر وہ تمہارے گناہوں کو معاف کرے گا۔ اور تم کو ان جنتوں میں داخل کرے گا جن کے نیچے نہریں بہتی ہیں۔ اور ہمیشہ رہنے والی جنتوں کے پاک مکانوں میں تم کو رکھے گا۔ یہ بہت بڑی کامیابی ہے جو وہ تم کو دے گا۔

اس کے بعد اللہ تعالیٰ نے حضرت عیسےٰ علیہ السلام اور آپ کے حواریوں کی مثال دیکر دعوت دی ہے کہ

یا ایھا الذین آمنوا کونوا انصار اللہ

یعنی اے مسلمانو اللہ تعالیٰ کے انصار بن جاؤ۔ پھر یہ بتایا ہے کہ کس طرح بنی اسرائیل کا ایک گروہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر ایمان لے آیا۔ اور کس طرح دوسرے گروہ پر جو ایمان نہیں لایا تھا پہلے گروہ کو غلبہ دیا۔ اس طرح اللہ تعالیٰ نے سورۂ صف میں اسلام کے غلبہ کے دوسرے دور کی پیشگوئی فرمائی ہے۔ یہ غلبۂ اسلام کا جمالی دور ہے

جماعت احمدیہ نے ایک پکارنے والے کی آواز پر جس نے پکارا من انصاری الی اللہ۔ لبیک کہا ہے اور جواب دیا ہے۔

نحن انصار اللہ

آج تمام دنیا کی اصلاح کا کام اللہ تعالیٰ نے مسیح موعود کی جماعت کے سپرد کیا ہے اور جیسا کہ سورۂ صف میں بتایا گیا ہے کہ مسلمانوں کو از سر نو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول پر ایمان لانا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا الہام ہے۔

چوں دورِ خسروی آغاز کردند ÷ مسلماں را مسلمان باز کردند

اس لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی جماعت کو مال و جان کی قربانیاں پیش کرنی ہیں۔ اور ہمیں یقین محکم ہے کہ آخر کار اسلام تمام ادیان پر غالب آکر رہے گا۔ واللہ المستعان

Digitized by Khilafat Library Rabwah

فتنۂ یاجوج ماجوج کا استیصال اور حضرت فضلِ عمر رضی اللہ عنہ

(از مکرم اخوند فیاض احمد صاحب لاہور)

قرآن مجید کی سورہ الکہف میں فتنۂ یاجوج و ماجوج اور دنیا کو اس فتنہ سے نجات دلانے والے وجود "ذوالقرنین" کا ذکر ہے۔ دوسری طرف آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ارشاد سے ثابت ہے کہ سورہ الکہف کی پہلی اور آخری آیات میں فتنۂ دجال سے حفاظت کا طریق بتایا گیا ہے۔

سورہ الکہف کی ابتدائی آیات میں موجودہ عیسائیت کا ابطال کیا گیا ہے اور آخری آیات میں سائنس اور مادیت میں ترقی یافتہ کافر اقوام کی تباہی کی پیشگوئی کی گئی ہے۔ ان امور کو دیکھتے ہوئے ہم مندرجہ ذیل نتائج اخذ کرتے ہیں۔

(۱) دجّال سے مراد موجودہ عیسائی کہلانے والی اور مادی طور پر ترقی یافتہ اقوام ہیں۔

(۲) ان ہی اقوام کا ایک نام "یاجوج و ماجوج" ہے کیونکہ سورہ الکہف میں دنیا میں فتنہ و فساد پھیلانے والی طاقت ور اقوام کو یہ نام دیا گیا ہے۔

(۳) چونکہ دجال کی پیشگوئی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے آئندہ کے متعلق فرمائی تھی اس لئے معلوم ہوا کہ قرآن مجید میں "یاجوج و ماجوج" کا ذکر بھی بطور پیشگوئی کے ہے۔

(۴) "ذوالقرنین" فتنۂ دجال اور فتنۂ "یاجوج و ماجوج" کا استیصال کرنے والے بزرگ کا صفاتی نام ہے۔

قرآن مجید کی آیات اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ارشادات کے ماتحت اوپر کے استدلال نہایت واضح اور روشن ہیں اور ان میں کسی شبہ کی گنجائش نہیں۔

ہمارا ایمان ہے کہ حضرت مرزا غلام احمد قادیانی مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئیوں کے مطابق موجودہ دَور کے روحانی امام ہیں۔ آپ کا مشن تثلیث کے مقابل دنیا میں توحید اور الحاد اور مادیت کے مقابل انسانوں میں حقیقی روحانیت کو قائم کرنا ہے اس لئے آپ ہی موجودہ زمانہ کے "ذوالقرنین" ہیں۔ چنانچہ آپ خود تحریر فرماتے ہیں:-

"سو میں سچ سچ کہتا ہوں کہ
قرآن مجید کی آئندہ پیشگوئی
کے مطابق وہ ذوالقرنین
میں ہوں ۔۔۔۔ اور دھوپ
میں جلنے والے وہ لوگ ہیں
جنہوں نے مسلمانوں میں سے
مجھے قبول نہیں کیا۔ اور کیچڑ
کے چشمے اور تاریکی میں بیٹھنے
والے عیسائی ہیں جنہوں نے
آفتاب کو نظر اٹھا کر بھی نہ
دیکھا۔ اور وہ قوم جن کے لئے
دیوار بنائی گئی وہ میری جماعت
ہے۔"

(ضمیمہ "براہین احمدیہ" حصہ پنجم)

قرآن مجید اور احادیث میں بیان فرمودہ پیشگوئیوں اور موجودہ زمانہ کے واقعات (جو ان پیشگوئیوں کے مطابق ظہور میں آئے) سے یہ بھی ثابت ہے کہ دجال اور یاجوج و ماجوج کا خروج اور ترقی تدریجی اور ایک زمانہ پر ممتد ہیں۔ اور یہ قومیں ایک عرصہ تک دنیا میں قابض اور کمزوروں پر مختلف طریق سے ظلم و ستم کا سلسلہ جاری رکھیں گی۔

سورہ الانبیاء میں یاجوج و ماجوج کا ذکر ان الفاظ میں کیا گیا ہے:-

حتّٰی اذا فتحت یاجوج
وماجوج وھم من کلّ
حدب ینسلون (۷۴)

"یہاں تک کہ جب یاجوج و ماجوج
کے لئے دروازہ کھول دیا جائیگا
اور وہ ہر لہر سے پھلانگتے ہوئے
دنیا میں پھیل جائیں گے"۔

غرض پیشگوئی کے مطابق یاجوج و ماجوج نے سر اٹھایا اور وہ پھیلنے لگے۔ یہاں تک کہ کرّہ ارض پر خشکی اور تری کی ہر اونچی جگہ کو پھلانگ کر وہ پھیلتے چلے گئے۔ نہ صرف یہ بلکہ زبردست سائنسی ترقی کی بدولت مادہ سے نکلنے والی ارضی اور خلائی شعاعوں پر بھی انہوں نے کمند پھینکی اور تمام معلومہ WAVE-LENGTHS سے کام لینے میں وہ کامیاب ہوتے چلے گئے۔ انہوں نے اقوامِ عالم کی ذہنی اُٹھان، انسانوں کے تخیّل کی بلندیوں، ان کے جذبات اور امنگوں کو اپنے ڈھب پر لانے اور اپنی تہذیب اور اپنے فلسفوں کا غلام بنا لینے میں کوئی کسر اٹھا نہ رکھی۔

ان حالات و واقعات کے مقابل (جبکہ یاجوج و ماجوج کی ترقی اور ان کا دنیا پر تسلط نسلاً بعد نسلٍ پھیلتے ہوئے نظر آتے ہیں) دنیا کے روحانی امام اور اس فتنہ سے نجات دہندہ یعنی "ذوالقرنین" کے ذریعہ بھی ایک عظیم الشان روحانی سلسلہ کا اجراء ضروری تھا۔ یہی وجہ ہے کہ جہاں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنے وجود کو دنیا کے موجودہ فتنوں کے مقابل

"خدا کی ایک مجسّم قدرت"

قرار دیا وہاں اپنی کتاب الوصیّت میں اپنے بعد سلسلۂ خلافت کی پیشگوئی فرمائی نیز سلسلۂ خلافت کی پیشگوئی کے ساتھ تحریر فرمایا:-

"خدا نے مجھے خبر دی ہے
کہ میں تیری جماعت کے لئے
تیری ہی ذریت سے ایک
شخص کو قائم کروں گا اور
اس کو اپنے قرب اور وحی
سے مخصوص کروں گا۔ اسکے
ذریعہ حق ترقی کرے گا اور
بہت سے لوگ سچائی کو قبول
کریں گے"۔

(رسالہ "الوصیت" حاشیہ)

موجودہ زمانہ کے "ذوالقرنین" کی شناخت اور آپ کے بعد سلسلۂ خلافت پر ایمان لانے کے ساتھ ہی ہمیں آپ کی ذریت میں سے اس وجود پر بھی ایمان لانے کی سعادت نصیب ہوتی ہے جسکے ذریعہ سے دجال اور یاجوج و ماجوج کے باطل فلسفوں کے مقابل دنیا میں "حق" ترقی کرے گا۔ یہ امر بھی حسبِ ذیل قرآنی پیشگوئی کے مطابق ہے۔

واقترب الوعد الحق
فاذا ھی شاخصة ابصار
الذین کفروا یٰویلنا
قد کنا فی غفلةٍ من ھذا
بل کنا ظٰلمین۔ (الانبیاء ۹۷)

یعنی یاجوج و ماجوج کے ظہور کے بعد ایک

"حق کا وعدہ قریب آجائیگا
تو اس وقت کافروں کی آنکھیں
پھٹی کی پھٹی رہ جائیں گی اور
وہ کہیں گے ہم پر افسوس
ہم تو اس دن (یعنی جب "حق"
دنیا میں ترقی کرنے لگے گا)
کے متعلق سخت غفلت میں پڑے
رہے۔ بلکہ ہم لوگ تو ظالم تھے"۔

اوپر کی قرآنی پیشگوئی پر غور کیجئے جس میں یاجوج و ماجوج کے دَور میں ایک "الحق" کے الٰہی وعدہ کے ظہور کی خبر ہے جس کے نتیجہ میں کافر بالآخر خود اپنے ظالم اور مجرم ہونے کا اقرار کریں گے۔ اور اس کے بعد حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے فرزند اور خلیفۂ ثانی رضؓ (جن کا ایک الہامی نام "فضلِ عمرؓ" ہے) کے متعلق اشتہار ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء والی الہامی پیشگوئی کا مطالعہ کیجئے! الہامِ الٰہی نے آپؓ کو اس دَور میں "مظہر الحق" قرار دیا ہے۔ نیز آپؓ کی آمد کے مقاصد کے ضمن میں بیان فرمایا ہے:-

"تا حق اپنی تمام برکتوں کے
ساتھ آجائے اور باطل اپنی
تمام نحوستوں کے ساتھ بھاگ
جائے ۔۔۔۔ اور تا انہیں
جو خدا کے وجود پر ایمان نہیں
لاتے اور خدا کے دین اور اس کی
کتاب اور اس کے پاک رسول
محمد مصطفےٰ ؐ کو انکار اور تکذیب
کی نگاہ سے دیکھتے ہیں۔ ایک
کھلی نشانی ملے۔ اور مجرموں
کی راہ ظاہر ہو جائے"۔

قرآن مجید کی آیت اور اشتہار ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء کی محولہ بالا الہامی عبارات میں نہایت لطیف مطابقت ہے۔ جس سے ثابت ہوتا ہے کہ حضرت "فضلِ عمر" خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کا وجود بھی خاص حکمتِ الٰہی کے ماتحت فتنۂ یاجوج و ماجوج کے استیصال کے لئے بھیجا گیا تھا۔

نیز حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو حضرت "فضلِ عمرؓ" کے بارہ میں الہاماً بتایا گیا کہ وہ:

"حسن و احسان میں تیرا
نظیر ہوگا"۔ (تذکرہ)

اس سے بھی واضح ہو جاتا ہے کہ بالواسطہ حضرت "فضلِ عمرؓ" بھی موجودہ زمانہ میں "ذوالقرنین" والی پیشگوئیوں کے مصداق ہیں۔

اب یہ عاجز چند ایسے امور کا ذکر کرتا ہے جو حضرت "فضلِ عمر رضؓ" کا بھی "ذوالقرنین" کی پیشگوئی کا مصداق ہونے پر قطعی شہادت کا درجہ رکھتے ہیں:۔

(۱) حضرت "فضلِ عمر رضؓ" کا "مظہر الحق" کی حیثیت سے یاجوج و ماجوج کے خروج کے بعد قرآنی پیشگوئی (واقترب الوعد الحق (الانبیاء ع ۷) کو پورا کرنے والا کی حیثیت کا اُوپر ذکر ہو چکا ہے۔

(۲) آپ کو ایک رؤیا میں دکھایا گیا کہ آپ رضؓ کی روحانی تدابیر کے ذریعہ یاجوج ماجوج کا فتنہ ختم ہو گا۔ آپ رضؓ فرماتے ہیں کہ رؤیا میں:۔

"دیکھا کہ ایک اژدہا ہے جو لوگوں پہ حملہ کر رہا تھا اور کوئی انسان اُسکا مقابلہ نہیں کر سکتا۔۔۔ اُس وقت مَیں نے اپنے دوستوں میں سے ایک کو دیکھا جس پر وہ حملہ آور ہو رہا تھا۔ مَیں بھاگ کر گیا کہ اسکی مدد کروں لیکن وہ اژدہا اس سے ہٹ کر مجھ پر حملہ کرنے لگا۔ اس وقت مجھ کو وہ اژدہا یاجوج و ماجوج ہی معلوم ہونے لگا اور خیال آیا کہ اس کے سامنے ہو کر تو مقابلہ نہیں کیا جا سکتا کیونکہ حدیث شریف میں آیا ہے لایدان لاحدٍ بقتالھما۔ کہ اس کا مقابلہ کوئی نہیں کر سکے گا اور یہ حدیث یاجوج و ماجوج کے متعلق ہے۔۔۔۔ لیکن معاً یہ بات مجھے سمجھائی گئی کہ اس حدیث کا تو یہ مطلب ہے کہ اسکے سامنے ہو کر کوئی مقابلہ نہیں کر سکے گا۔ اگر کسی اور طریق سے حملہ کیا جائے تو ضرور کامیابی ہو گی۔ اس کے بعد مَیں نے دیکھا کہ ایک چارپائی پیدا ہوئی ہے جو بُنی ہوئی نہیں صرف چوکھٹ ہے۔ اور وہ اژدہے کی پیٹھ پر رکھی گئی ہے۔ مَیں اس پر کھڑا ہو گیا اور ہاتھ اٹھا کر دعا کرنی شروع کر دی ہے جس سے وہ پگھلنا شروع ہو گیا اور آخر کار مر گیا۔"

("المبشرات" صفحہ ۳۱۳)

اس رؤیا سے ثابت ہے کہ حضرت فضلِ عمر رضؓ کو یاجوج و ماجوج کا کامیاب روحانی مقابلہ کرنے کی اللہ تعالیٰ کی طرف سے طاقت عطا کی گئی تھی جو "ذوالقرنین" کی صفت ہے۔

(۳) حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

"دھوپ میں جلنے والے وہ لوگ ہیں جنہوں نے مسلمانوں میں سے مجھے قبول نہیں کیا اور کیچڑ کے چشمے اور تاریکی میں بیٹھنے والے عیسائی ہیں جنہوں نے آفتاب کو نظر اُٹھا کر بھی نہ دیکھا۔"

(ضمیمہ براہین احمدیہ حصہ پنجم)

قرآن مجید میں اُن "کیچڑ کے چشمے اور تاریکی میں بیٹھنے والے" مغرب کے لوگوں کے متعلق "ذوالقرنین" کو اللہ تعالیٰ مخاطب کر کے فرماتا ہے:۔

قلنا یٰذا القرنین اما ان تعذب واما ان تتخذ فیھم حسنا ○

یعنی اے ذوالقرنین تجھے اجازت ہے کہ ان کو عذاب دے یا ان کے بارہ میں حسنِ سلوک سے کام لے۔

(الکہف ع ۱۱)

اب ہم دیکھتے ہیں کہ گزشتہ جنگِ عظیم میں یورپین یعنی مغربی اور عیسائی اقوام میں سے بعض کی فتح اور بعض کی شکست میں بھی حضرت فضلِ عمر رضؓ کی خاص روحانی توجہ اور دعاؤں کا دخل تھا۔ یہ امر قرآنی پیشگوئی کے عین مطابق ہے کہ "ذوالقرنین" مغربی اقوام میں سے بعض کے لئے عذاب اور شکست کا موجب بنے گا اور بعض کے لئے حسن سلوک یعنی فتح کا۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک۔

اس امر کی تفصیل کے لئے دیکھئے کتاب "المبشرات" (صفحہ ۲۳۵ تا ۲۴۶)

لیکن یہ عاجز برٹش پریس کا ایک حوالہ نقل کرنا ضروری سمجھتا ہے۔ برطانیہ کے دو اخبارات "لیوشہ جرنل اینڈ بروینوز" اور "گزٹ اینڈ بروینوز" نے اپنی ۲۸ ستمبر ۱۹۴۵ء کی اشاعت میں لکھا:۔

"اگست ۱۹۳۹ء میں جنگ شروع ہونے سے قبل امام جماعت احمدیہ نے ایک رؤیا دیکھا کہ گویا جنگ چھڑ چکی ہے اور آپ کو جنگ کے متعلق بعض اہم مسودات دکھائے جا رہے ہیں۔

ان میں سے ایک مسودہ یہ تھا کہ برطانیہ کی طرف سے فرانس کو یہ پیشکش کی جا رہی ہے کہ دونوں متحد ہو جائیں اور دونوں ایک قوم بن کر جنگ جاری رکھیں۔ آپ اس مسودہ کو پڑھ کر بہت پریشان ہوئے لیکن آپ کو رؤیا میں ہی یقین دلایا گیا کہ چھ ماہ بعد حالات سدھرنے شروع ہو جائیں گے

اس رؤیا کا پہلا حصہ جون ۱۹۴۰ء میں حرف بہ حرف پورا ہوا اور دوسرا حصہ اس کے چھ ماہ بعد جبکہ لیبیا میں پہلی پیش قدمی شروع ہوئی۔

اسی طرح آپ کو رؤیا میں قبل از وقت بلجیئم کے بادشاہ لیوپولڈ کا ہتھیار ڈال دینا اور تخت سے دستبردار ہونا دکھایا گیا تھا۔ ۱۹۴۰ء میں آپ نے اپنا ایک رؤیا بھی شائع کیا تھا کہ امریکہ کی فوجیں ہندوستان میں اتریں گی اور یہ کہ یونان بھی اس جنگ کی لپیٹ میں آ جائے گا۔

وسط جون میں آپ کو کشف ہوا کہ برطانیہ کی ہوائی مدافعت مستحکم کرنے کے لئے امریکہ نے ۲۸۰۰ ہوائی جہاز برطانیہ بھیجے ہیں اور یہ الہام بھی تین ہفتہ بعد لفظاً لفظاً پورا ہوا۔

یہ تمام کشوف قبل از وقت شائع کر دئیے گئے اور ان میں سے بعض ہندوستان کے بعض اعلیٰ حکام تک بھی پہنچا دئیے گئے جن میں اس وقت کے وائسرائے ہند لارڈ لنلتھگو بھی تھے۔"

(بحوالہ "المبشرات")

غرض برطانوی پریس سے بھی اس امر کی تصدیق ہو جاتی ہے کہ اللہ تعالیٰ گزشتہ جنگِ عظیم میں مغربی اقوام کے متعلق حضرت فضلِ عمر رضؓ کو خبریں دیتا رہا۔ بعد کے واقعات انہی پیشگوئیوں کے مطابق ظہور میں آئے۔ الفضل ما شھدت بہ الاعداء۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام تحریر فرماتے ہیں:۔

"وہ قوم جن کے لئے دیوار بنائی گئی وہ میری جماعت ہے۔"

(ضمیمہ "براہین احمدیہ" حصہ پنجم)

اور قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ "وہ قوم جن کے لئے دیوار بنائی گئی" اپنے زمانہ کے "ذوالقرنین" سے کہے گی:۔

یٰذا القرنین ان یاجوج وماجوج مفسدون فی الارض فھل نجعل لک خرجا علیٰ ان تجعل بیننا وبینھم سدا (الکہف)

یعنی "اے ذوالقرنین! یاجوج و ماجوج دنیا میں فساد پھیلا رہے ہیں۔ پس کیا ہم لوگ آپ کے لئے کچھ خراج اس مقصد کے لئے مقرر کر دیں کہ آپ ہمارے درمیان اور ان کے درمیان ایک روک بنا دیں؟"

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اس "قوم" کے بارہ میں مزید فرماتے ہیں:۔

"یہ تیسری قوم ہے جو مسیح موعودؑ کی ہدایات سے فیضیاب ہوں گے۔ تب وہ اُس کو کہیں گے کہ اے ذوالقرنین! یاجوج اور ماجوج نے زمین پر فساد مچا رکھا ہے۔ پس اگر آپ کی مرضی ہو تو ہم آپ کے لئے چندہ جمع کر دیں تاکہ آپ ہم میں اور اُن میں کوئی روک بنا دیں۔"

("براہین احمدیہ" حصہ پنجم)

اوپر کی پیشگوئیوں سے ہمیں معلوم ہوتا ہے:۔

(۱) جب زمین پر یاجوج و ماجوج کا فتنہ بہت بڑھ جائے گا۔

(۲) اُس وقت روئے زمین پر "مسیح موعودؑ کی ہدایات سے فیضیاب" قوم بھی موجود ہو گی۔

(۳) وہ قوم یاجوج و ماجوج کے فتنہ سے حفاظت کی خاطر "ذوالقرنین" کو رضاکارانہ چندہ کی پیشکش کرے گی۔

ان تمام امور کو مدِ نظر رکھتے ہوئے یہ واضح ہو جاتا ہے کہ "فضلِ عمر رضؓ فاؤنڈیشن" کی تحریک یقیناً آسمانی تحریک ہے جو جماعتِ احمدیہ کو قرآنِ مجید میں اللہ تعالیٰ کی بیان فرمودہ پیشگوئی کا مصداق بنانے کا موجب ہے۔

پس کیا ہی مبارک ہے وہ امام (ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز و متعنا بطول حیاتہٖ) جس نے جماعت کو اس "چندہ" کی طرف توجہ دلائی، تا حضرت فضلِ عمر رضؓ (جو بالواسطہ "ذوالقرنین" والی پیشگوئی کے مصداق ہیں) نے یاجوج و ماجوج کا روحانی مقابلہ کرنے کی جو بنیاد قرآن مجید، آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تعلیمات کی روشنی میں قائم فرما دی تھی اُس بنیاد پر اِس روحانی مقابلہ کو جاری رکھا جائے۔ یہاں تک کہ یاجوج و ماجوج کا "اژدہا" اسلام اور احمدیت کی روحانی تاثیرات کے نتیجہ میں فنا ہو جائے۔

اور کیا ہی مبارک ہے وہ "مسیح موعودؑ کی ہدایات سے فیضیاب" جماعت جو اپنے موجودہ امام کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے بکمال ذوق و شوق اس "چندہ" میں حصہ لے رہی ہے۔

واٰخر دعوانا ان الحمد للہ رب العٰلمین

حفاظتِ قرآن کا عظیم الشان معجزہ

اَنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّکْرَ وَاِنَّا لَہٗ لَحَافِظُوْنَ کا وعدۂ الٰہی

(مکرم لئیق احمد صاحب طاہر۔ جامعہ احمدیہ۔ ربوہ)

(۵)

دوسرا اعتراض

دوسرا اعتراض مسیحیوں کی طرف سے یہ کہا جاتا ہے کہ قرآن مجید کے بعض فقرے صرف و نحو کے قواعد کے مطابق نہیں ہیں۔

جواب: (۱) ان مسیحی حضرات کو معلوم ہونا چاہیئے کہ قرآن مجید صرف و نحو کے قواعد کی تدوین سے بہت پہلے نازل ہوا تھا۔ نحو کے چند ایک قواعد سب سے پہلے حضرت علی کرم اللہ کے عہد خلافت میں آپؓ کے ارشاد پر مدوّن کئے گئے تھے تاکہ لوگ قرآن مجید کے تلفظ میں غلطی نہ کریں۔

(۲) کسی صرفی و نحوی نے یہ دعویٰ نہیں کیا کہ اس کے قواعد تمام لغت عرب پر حاوی ہیں۔

(۳) شیکسپئر کے ڈرامے۔ انجیل اور بائیبل کے پرانے ترجمے موجودہ قواعد کے عین مطابق ہیں؟ ہرگز نہیں۔

(۴) خدا تعالےٰ انسانی قلم سے لکھے ہوئے چند قواعد کا جن کے غلط ہونے میں امکان کی گنجائش ہے پابند و محتاج نہیں ہے ایک شاعر سے کسی نے کہا کہ تم قواعد کے خلاف اشعار کہتے ہو۔ اس نے جواب دیا۔ تمہاری کیا مجال ہے۔ جو میری غلطی ثابت کر سکو مجھے تمہارے بنائے ہوئے قواعد کی پیروی نہیں کرنی بلکہ تم میرے اشعار کی روشنی میں اپنے قواعد مرتب کرو گے۔ اگر ایک انسان کو یہ مقام مل سکتا ہے تو خدا تعالےٰ جو قادر مطلق اور علام الغیوب ہے۔ جس کے کلمہ کن کہنے سے کون و مکان معرض وجود میں آ سکتے ہیں اس کے الہامی کلام کو صرف و نحو کے قواعد کے خلاف ثابت کرنا بہت بے ادبی ہے۔

(۵) عربوں سے بڑھ کر لغت عرب کا کون عالم ہو گا۔ ان میں سے ایک ایک، قرآن مجید کی فصاحت و بلاغت اور اسکے اوب کا قائل تھا۔ یہی وجہ ہے کہ قرآن مجید نے اہل عرب کو بار بار چیلنج دیا کہ اگر تمہیں قرآن مجید کے الہامی ہونے میں شبہ ہے تو اس کی کوئی ایک سورت یا ایک آیت کی مثال خود بنا کر پیش کر دیتے۔ کسی بڑے سے بڑے ادیب کو اس مقابلہ کی جرأت نہ ہوئی

تیسرا اعتراض

قرآنی عبارت سبع معلقات اور مقامات حریری سے زیادہ فصیح و بلیغ نہیں ہے ابو موسیٰ مزدار جو مزداریہ فرقہ کا بانی تھا یہ کہا کرتا تھا کہ ایسے آدمی موجود ہیں جو فصاحت و بلاغت میں قرآن کی مانند کتاب تصنیف کر سکتے ہیں۔ شرح المواقف کا مصنف لکھتا ہے کہ مزدار کہا کرتا تھا کہ اہل عرب فوراً ایک ایسی کتاب تصنیف کر سکتے تھے جو قرآن سے زیادہ فصیح و بلیغ اور بہتر ہوتی۔

جواب: (۱) امام ناصر الدین بیضاوی نے اپنی تفسیر میں الٓمٓ کی تفسیر بیان کرتے ہوئے لکھا ہے کہ قرآن مجید کے الفاظ ا۔ ب۔ ت۔ ث وغیرہ (حروف ہجائیہ) سے ملکر بنے ہیں اور عرب کے بڑے بڑے عالم اور ادیب بھی انہی حروف سے بے نظیر فصیح و بلیغ کلام بنایا کرتے تھے لیکن جب قرآن مجید نے چیلنج کیا اور مقابلہ کی دعوت دی تو کوئی شخص مقابلہ کے لئے تیار نہ ہوا۔ اگر قرآن مجید خدا تعالےٰ کی طرف سے نہ ہوتا تو یہ ادیب فوراً اسکی مثال پیش کر دیتے اور یوں اپنی ندامت اور عاجزی کا ثبوت نہ دیتے یہ کلام خارق عادت کلام ہے تبھی تو اس کی مثال پیش نہیں کی گئی۔

۲۔ معترضین کو سمجھنا چاہیئے کہ صرف دعویٰ کر دینے سے کوئی بات ثابت نہیں ہو سکتی۔ اگر مزدار اور اسکے ہم عصر اہل عرب، قرآن مجید سے بہتر کتاب بنا سکتے تھے تو انہوں نے ایسی کتاب بنانے کی جرأت کیوں نہیں کی۔ عرب قوم ایک غیور قوم ہے۔ قرآن مجید نے انہیں غیرت پر غیرت دلائی اور بار بار تحدی کی کہ تم اسکی مثال لانے سے قاصر ہو گے۔ یہ کتاب خدا کی طرف سے ہے۔ تمہاری قلمیں ٹوٹ جائیں گی۔ مگر تم اسکی نظیر پیش نہیں کر سکو گے۔ لیکن وہ لوگ قرآن مجید کے مقابلہ میں کوئی کتاب پیش نہ [illegible] غیر معمولی ناکامی اور شکست [illegible]

یہ کہتے چلے جانا کہ اس قرآن سے بہتر فصیح و بلیغ کتاب پیش کی جاسکتی ہے اپنی دروغ گوئی کو اپنے دف کے ساتھ شہرت دینا ہے۔

۳۔ قرآن مجید سے بہتر سبع معلقات اور مقامات حریری قرار دئے جاتے ہیں۔ ضد اور تعصب کی انتہا ہے کہاں قرآن مجید کی پاک اور مطہر تعلیم جو ناپاک اور مردہ روحوں کو نئی زندگی ایک پاک اور روحانی زندگی بسر کرنے کی تعلیم دیتا ہے اور کہاں معلقات اور مقامات حریری جن کے بیشتر حصے محض بے ربط لفاظی پر مشتمل ہیں جن کو پڑھ کر انسان اپنی زندگی میں کوئی نیک تغیر پیدا نہیں کر سکتا۔ جن میں جام وسبو اور عورتوں کے حسن وجمال اور عشق کے فضول قصوں کے سوا کچھ بھی نہیں۔ حماسہ اور متنبی کے بیسیوں اشعار ایسے ہیں جن کو ایک شریف انسان نوک زبان اور نوک قلم پر نہیں لاسکتا۔ ان کتب کو قرآن مجید کا ہم پلہ قرار دینا سخت ناانصافی ہے جن لوگوں نے حماسہ متنبی سبع معلقات اور مقامات حریری کے نام ہی سن رکھے ہیں۔ ان کو بہکانا تو آسان ہے لیکن جو شخص ان کتب کا مطالعہ کر چکا ہو وہ عیسائیوں کے اس اعتراض کو حد درجہ کا ظلم اور کتمان حق قرار دے گا۔

۴۔ ادب عربی کا مطالعہ کرنے والے خوب جانتے ہیں کہ جن کتب میں حقائق و معارف بیان کئے گئے ہیں ان میں فصاحت و بلاغت ناپید ہے اور جن میں فصاحت و بلاغت اور لفاظی کی بھرمار ہے وہاں حقائق بری طرح مسخ کر دئے گئے ہیں ان کا مشہور مقولہ ہے "اِنَّ اَعْذَبَ الشِّعْرِ اَکْذَبُہٗ" (بحوالہ تاریخ ادب عربی از استاذ احمد حسن زیات عبدالرحمٰن طاہر سورتی ص۱ مطبع علمی پرنٹنگ پریس لاہور طبع اوّل ناشر شیخ غلام علی اینڈ سنز لاہور) دور حاضر کا بہترین مرقع "العبرات" لطفی المنفلوطی کے افسانوں پر مشتمل ہے۔ الفاظ اور فقرات کا نظم بے مثال ہے۔ ہر ایک افسانہ غم و اندوہ کے جذبات سے معمور ہے فصاحت و بلاغت اس پر ختم معلوم ہوتی ہے۔ لیکن اس کتاب سے کوئی سبق حاصل نہیں کیا جاسکتا۔ اس سے حقائق و معارف تلاش نہیں کئے جا سکتے۔ انسانی زندگی میں کوئی نیک تغیر پیدا نہیں ہو سکتا۔ اور اسکے برعکس قرآن مجید ہی ایک منفرد یکتا اور بے مثال کتاب ہے۔ جس کی فصاحت و بلاغت انتہا کو پہنچی ہوئی ہے اور ساتھ ہی الٰہیات اخلاقیات اور تمدنی زندگی اور روحانی حیات کی ایسی ارفع و اعلےٰ و اکمل تعلیم موجود ہے کہ اس کی مثال پہلی کتب میں موجود نہیں ہے۔

بہار جاوداں پیدا ہے اسکی ہر عبارت میں
نہ وہ خوبی چمن میں ہے نہ اس سا کوئی بستاں ہے

کلام پاک یزداں کا کوئی ثانی نہیں ہرگز
اگر لولوئے عماں ہے وگر لعل بدخشاں ہے

(درثمین اردو)

چوتھا اعتراض

ہر ایک مہذب اور شستہ زبان میں بعض بے نظیر کتب ہوتی ہیں، انگریزی میں شیکسپئر کے ڈرامے۔ جرمن زبان میں گاٹے اور شلر کے ناٹک، فارسی زبان میں شمس الدین حافظ اور مولانا روم کی نظمیں اپنی اپنی زبان کے بے نظیر نمونے ہیں کیا ہم ان کو الہامی کتب کہہ سکتے ہیں؟

جواب

(۱) ان کتب کے مصنفین و مؤلفین نے یہ دعویٰ نہیں کیا کہ ان کا یہ کلام الہامی ہے

۲۔ شیکسپئر۔ گاٹے۔ شمس الدین حافظ اور مولانا روم نے اپنے کلام کو بے مثل قرار نہیں دیا اور کبھی ایسا دعویٰ نہیں کیا کہ نہ پہلے اور نہ ان کے بعد ایسا کلام لکھا گیا ہے اور نہ لکھا جائے گا۔

(۳) قرآن مجید کا دعویٰ ہے کہ وہ الہامی کتاب ہے اور اسکی تحدی برقرار ہے کہ اسکی مثال اور نظیر پیش نہیں کی جا سکتی۔ عیسائی محققین اسبات کے اقراری ہیں کہ قرآن مجید قرون اولیٰ سے اب تک محفوظ چلا آیا ہے جیسا کہ خدا تعالےٰ نے خود فرمایا تھا اِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّکْرَ وَاِنَّا لَہٗ لَحَافِظُوْنَ ہم یہ ماننے پر مجبور ہیں کہ درحقیقت قرآن مجید ایک سچی الہامی کتاب ہے اور اس کا من وعن محفوظ رہنا بھی اسکی صداقت کے دلائل میں سے ایک قوی اور ناقابل رد ثبوت ہے

احمدی طلباء کیلئے خدمت دین کا موقعہ

ہمیں ایسے دوستوں کی ضرورت ہے جو نقشہ نویسی کے کام سے کما حقہ واقفیت یا مہارت رکھتے ہوں۔ آجکل کالجوں اور سکولوں میں موسم گرما کی تعطیلات ہیں اسلئے میں احمدی طلباء سے اپیل کرتا ہوں کہ وہ اس دینی کام کی سرانجام دہی کے لئے جز وقتی طور پر اپنے آپ کو وقف کر کے عنداللہ ماجور ہوں اور اپنے اس نیک ارادہ سے خاکسار کو مطلع فرمائیں

ناظم ارشاد

تعمیر مسجد احمدیہ ڈنمارک اور لجنات اماء اللہ ممالک بیرون

اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل وکرم سے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی المصلح الموعود نور اللہ مرقدہٗ کی خلافت بابرکت پر باون سال گذرنے کی خوشی میں ممالک بیرون کی لجنات اماء اللہ کی جن بہنوں کو مسجد احمدیہ ڈنمارک کی تعمیر میں حصہ لینے کی توفیق عطا فرمائی ہے۔ ان کے اسماء گرامی معہ ان کی مالی قربانیوں کے درج ذیل ہیں۔ جزاھن اللہ احسن الجزاء فی الدنیا والآخرۃ قارئین کرام سے ان سب کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

۶۰	محترمہ زکیہ بیگم یوسف احمد صاحب	نیروبی	۱۰۰-۰۰	شلنگ
۶۱	محترمہ امۃ المہیمن بیگم ڈاکٹر قریشی بشیر احمد صاحب	"	۱۰۰-۰۰	"
۶۲	محترمہ صبیحہ بیگم عبدالمنان صاحب قریشی	"	۱۰۰-۰۰	"
۶۳	محترمہ امۃ الرشید بیگم لئیق احمد صاحب قریشی	"	۱۰۰-۰۰	"
۶۴	محترمہ صادقہ بیگم حبیب احمد صاحب کھوکھر	"	۱۰۰-۰۰	"
۶۵	محترمہ مریم صاحبہ والدہ [illegible]	"	۱۰۰-۰۰	"
۶۶	محترمہ امۃ الحی بیگم بشارت احمد کھوکھر	"	۱۰۰-۰۰	"
۶۷	محترمہ نصرت بیگم عارف احمد صاحب بھٹی	"	۱۰۰-۰۰	"

([illegible])

جماعت احمدیہ شاہ مسکین کا سالانہ جلسہ

جماعت احمدیہ شاہ مسکین کا انچاسواں سالانہ جلسہ مورخہ ۹-۱۰ جولائی ۱۹۶۶ء کو کامیابی سے منعقد ہوا۔ جماعت ہائے احمدیہ لاہور۔ ننکانہ صاحب۔ نانو ڈوگر۔ بھینی۔ آنبہ۔ چوڑ ڈاسنگھ اور کلاس والا ضلع سیالکوٹ سے احباب شامل ہوئے۔ مردوں کے علاوہ عورتیں اور بچے اور غیر از جماعت احباب بھی شامل ہوئے۔

افتتاحی تقریر مکرم سید سردار احمد شاہ صاحب پریذیڈنٹ مقامی جماعت نے فرمائی۔ جس میں بتایا کہ یہ وہ جگہ ہے۔ جہاں کسی وقت بہت بھاری میلہ ہوا کرتا تھا۔ قوالیاں ہوتی تھیں۔ کنچنیاں گاتی تھیں۔ خانقاہ پر سجدہ ہوتے تھے۔ اللہ تعالیٰ کے خاص فضل وکرم سے ایک مرد مجاہد مکرم سید ولایت شاہ صاحب مرحوم کو (جو بعد میں کافی دیر تک انسپکٹر وصایا بھی رہے) یہ توفیق دی کہ آپ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ہاتھ پر ۱۹۰۲ء میں بیعت کر کے سلسلہ عالیہ احمدیہ میں داخل ہوئے۔ بیعت کے بعد آپ کے دل میں خدمت اسلام کرنے کا جوش پیدا ہوا۔ اس جوش کو عملی صورت دے کر ۱۹۱۸ء کو اللہ تعالیٰ پر توکل کرتے ہوئے۔ بڑی محنت اور جانفشانی اور قربانی کے بعد اس میلہ کو جلسہ میں تبدیل کر کے توحید کی آواز کو بلند کیا۔ بڑی مخالفتیں ہوئیں۔ بائیکاٹ ہوئے مگر اللہ تعالیٰ نے ہر میدان میں ہر طرح کامیابی اور نصرت فرمائی۔ یہ سب کامیابیاں حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ اور بزرگان سلسلہ کی خاص توجہ اور دعاؤں سے ہوئیں۔

آپ کی تقریر کے بعد مکرم مولوی محمد جلیل صاحب مربی مکرم مولوی شیخ عبدالقادر صاحب مربی لاہور۔ مکرم سعید احمد صاحب اظہر مربی شیخوپورہ نے مختلف موضوعات پر تقاریر فرمائیں مکرم ڈاکٹر سید سلطان محمود شاہ صاحب شاہد پروفیسر ٹی۔آئی کالج ربوہ نے بھی تقریر فرمائی اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعض پیشگوئیوں کا ذکر کیا۔ جو بڑی شان سے پوری ہوئیں۔ آخر میں خاکسار نے احباب کا شکریہ ادا کیا۔ یہ جلسہ نہایت کامیابی سے بعد دعا اختتام پذیر ہوا۔ اس موقعہ پر ایک شخص بیعت کا فارم پر کر کے سلسلہ عالیہ احمدیہ میں داخل ہوا۔

(محمد امین شاہ معلم شاہ مسکین حلقہ کھتوالی چک ۲۱۲ ضلع لائلپور)

ریلوے کلرک کم ٹائپسٹ

دس اسامیاں۔ تنخواہ ۱۱۵-۱۷۵

شرائط: میٹرک سیکنڈ ڈویژن۔ سکونت اضلاع بہاولپور بہاولنگر۔ منٹگمری ملتان۔ سرگودھا۔ مظفر گڑھ۔ میانوالی۔ ڈی جی خاں۔ جھنگ۔ ٹائپ سپیڈ ۳۰ عمر ۱۶ سال تا ۲۵ سال۔

درخواستیں بحوزہ فارم قیمتی یکصد روپیہ میں معرفت ڈسٹرکٹ انچارج ڈومیسائل سرٹیفکیٹ و مصدقہ نقول سند میٹرک و کیریکٹر سرٹیفکیٹ ۶۶-۸-۱۶ تک دفتر ڈویژنل آفس پی ڈبلیو آر ملتان میں۔

(ناظر تعلیم)

لاہور کی احمدی طالبات کے والدین سے ضروری درخواست

حضرت سیدہ ام متین صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کی زیر ہدایت لاہور کی احمدی طالبات کی ایک تنظیم قائم کی گئی ہے۔ جس کا نام احمدیہ انٹر کالجیئیٹ گرلز ایسوسی ایشن لاہور ہے اس ایسوسی ایشن کی افتتاحی تقریب ۸ مئی ۱۹۶۶ء کو عمل میں آئی۔ جس میں حضرت سیدہ ام متین صاحبہ نے طالبات سے ایک نہایت پر اثر اور اہم خطاب فرمایا جو کہ ۱۴ جولائی کے الفضل میں شائع ہو چکا ہے۔

جن احمدی بھائیوں کی بیٹیاں لاہور کی مختلف یونیورسٹیوں اور کالجوں میں تعلیم پا رہی ہیں۔ میں اُن سے درخواست کرتی ہوں کہ وہ اپنی بیٹیوں کو اس تنظیم کی ممبر بننے کی ترغیب دیں اور انہیں اسکے اجلاسوں میں شامل ہونے کا شوق دلائیں اور اسکے چندے کی ادائیگی کی طرف بھی توجہ دیں۔ جو کہ صرف ایک روپیہ ماہوار ہے۔

وہ طالبات جو ابھی تک اس ایسوسی ایشن کے قیام سے ناواقف ہیں یا ابھی تک اسکی ممبر نہیں بنیں وہ فوری طور پر جنرل سیکرٹری عابدہ خان سے رجوع کریں یا اپنے کالج اور یونیورسٹی کی نمائندہ ممبر کو مطلع کریں۔ یا پھر معلومات حاصل کرنے کے لئے صاحبزادی امۃ العزیز صاحبہ نائب صدر لجنہ اماء اللہ لاہور سے رابطہ پیدا کریں۔

(شاہدہ چوہدری صدر احمدیہ انٹر کالجیئیٹ گرلز ایسوسی ایشن لاہور)

نمائندگان مجلس مشاورت اور امراء اضلاع کی توجہ کیلئے ضروری اعلان

امسال مجلس مشاورت ۱۹۶۶ء کے موقع پر سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اس امر کا جائزہ دیا۔ کہ جماعتوں میں سے کس قدر نمائندگان آئے ہیں تو حضور کے علم میں یہ بات آئی کہ بعض جماعتوں کے نمائندگان نہیں آئے۔ اس پر غیر حاضر نمائندگان سے مجلس مشاورت میں شمولیت نہ کرنے کی وجوہ دریافت کی گئیں تو معلوم ہوا کہ سوائے معدودے چند نمائندگان کے اکثر نمائندے تساہل کی وجہ سے حاضر نہیں ہوئے۔

لہٰذا بارشاد حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اعلان کیا جاتا ہے کہ آئندہ اگر کسی نمائندہ مجلس مشاورت کی طرف سے مجلس مشاورت میں شمولیت نہ کرنے کے بارہ میں سستی ہوئی تو ان کے خلاف باضابطہ کارروائی کی جائے گی۔

جماعتوں کے ذمہ دار عہدیداران کی خدمت میں بھی التماس ہے کہ وہ جن احباب کو بطور نمائندہ مجلس مشاورت منتخب کریں۔ ان کا فرض ہے کہ نمائندہ جماعت کو مجلس مشاورت کے انعقاد کے وقت مرکز میں بھجوائیں۔ اور اگر کوئی نمائندہ کسی خاص مجبوری کی وجہ سے نہ آسکے تو اس کا فرض ہوگا کہ مقامی جماعت کو کم از کم مناسب وقت قبل اطلاع دے۔ تا جماعت کسی دوسرے نمائندہ کا انتخاب کر کے مرکز میں بھجوا سکے۔

(ناظر اعلیٰ)

اعلان نکاح

عزیزم جلال الدین صاحب شاد ابن میاں محمد اقبال صاحب کا نکاح ہمراہ آنسہ شہناز صاحبہ بنت عبداللطیف صاحب بروز اتوار مورخہ ۱۰ مئی بعد نماز مغرب سید احمد علی شاہ صاحب مربی سلسلہ نے بعوض تین ہزار روپیہ حق مہر پڑھا احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو جانبین کے لئے اپنے فضلوں اور رحمتوں کا موجب بنائے آمین۔

(عبدالرشید گوندل حسام الدین سٹریٹ سیالکوٹ)

درخواستہائے دعا

۱۔ میری اہلیہ بیمار رہتی ہیں۔ بزرگان سلسلہ سے درخواست دعا ہے۔

(بزرگ الدین ہیڈ ماسٹر سنیال سکول)

۲۔ سید منظور احمد شاہ صاحب درویش قادیان آج کل بہت بیمار ہیں اور ان کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(محمد سعید قریشی جامعہ احمدیہ ربوہ)

۳۔ میری بچی امۃ الشافی تقریباً ایک ماہ سے بعارضہ ٹائیفائیڈ علیل ہے احباب اسکی شفایابی کے لئے دعا فرماویں

(نثار احمد خان نیشنل بنک آف پاکستان دینا پور)

جیٹ طیارہ — آواز سے چھ گنا تیز رفتار!

ہوائی جہاز اس صدی کے آغاز کی ایجاد ہے ان ساٹھ پینسٹھ سالوں میں طیاروں کی پرواز اور ان کی رفتار میں جو ترقی ہوئی ہے۔ وہ کسی سے پوشیدہ نہیں۔ اب ہوائی جہاز پرانی چیز ہوتا جا رہا ہے کیونکہ اسے پرواز کے لئے ہوا کی ضرورت پڑتی ہے۔ جس طرح طائر خلا میں پرواز نہیں کر سکتے۔ اسی طرح ہوائی جہاز بھی ہوا کے بغیر نہیں اڑ سکتے۔ ہوا کا دائرہ زمین سے صرف ڈیڑھ دو صد میل کی بلندی تک محدود ہے لیکن چند ہی میل کی اونچائی کے بعد ہوا کی کثافت اتنی لطیف ہو جاتی ہے کہ ہوائی جہاز پرواز نہیں کر سکتا۔

اس وقت کے پیش نظر جیٹ طیارے ایجاد کئے گئے۔ یہ ۱۹۳۳ء کی بات ہے کہ ان طیاروں کی تعمیر شروع ہوئی چار سال بعد عملی کامیابی حاصل ہوئی۔ راکٹ اور جیٹ طیاروں کا اصول پرواز ایک ہی ہے۔ دونوں کا انحصار جوابی قوت پر ہے۔ جیٹ انجن اپنی بناوٹ میں پٹرول انجن کی نسبت بہت سادہ ہوتا ہے جیٹ طیارے کے اگلے حصہ میں ہوا کے داخل ہونے کی جگہ باقی ہوتی ہے جیسے ہی ہوا اندر داخل ہوتی ہے اسے سب سے پہلے دبا ڈالنے والے ایک پرزے سے واسطہ پڑتا ہے۔

یہ ایک پنکھا ہوتا ہے جو ہوا کو سیدھا گزرنے سے روکتا ہے وہ اسے بڑے زور سے حکم دیتا ہے اور اسے ایک ایسے چیمبر میں داخل کرتا ہے جس میں احتراق کا عمل جاری رہ سکے۔ اسی چیمبر میں ایندھن داخل ہوتا رہتا ہے۔ ہوا اس میں شامل ہوتی رہتی ہے۔ اس طرح یہ مرکب آگ پکڑتا ہے جس کے نتیجہ میں چیمبر کے اندر درجہ حرارت بہت اونچا ہو جاتا ہے اور گیسیں بڑی قوت کے ساتھ پھیلتی ہیں وہ اس چیمبر سے نہایت زور اور تیزی سے باہر نکلتی ہیں اور ایک ٹربائن کے پنکھوں کو گھماتی ہیں۔

گیس کی طاقت

یہی گیسیں ٹربائن کے علاوہ اس پنکھے کو بھی چلاتی ہیں جس سے شروع میں ان کا واسطہ پڑا تھا۔ اور جو انہیں خوف زدہ

کے لئے ذمہ دار ہے۔ اس طرح یہ سلسلہ چلتا رہتا ہے اور گیسوں کی ایک تیز دھار طیارے کے عقب سے باہر نکلتی رہتی ہے اس کا ردعمل یہ ہوتا ہے کہ طیارہ تیزی سے آگے بڑھتا ہے۔ البتہ یہ احتیاط کی جاتی ہے کہ پیچھے سے نکلنے والی گیسوں کی مقدار میں، حجم اور رفتار میں کمی بیشی واقع نہ ہونے پائے ورنہ طیارے کی قوت میں بھی فرق پڑتا رہے گا۔

بعض جیٹ انجنوں میں کمبسچن چیمبر کی تعداد ایک سے زیادہ رکھی جاتی ہے تاکہ زیادہ قوی جیٹ حاصل ہو سکیں اور طیارے کی قوت و رفتار میں اضافہ کیا جا سکے۔ کومٹ اور ڈی ہیوی لینڈ اس کی عمدہ مثالیں ہیں۔ جیٹ انجن کی سادگی اور قوت نے ان طیاروں کو پٹرول سے چلنے والے ہوائی جہازوں سے بہتر قرار دیا۔ چھوٹا سا جیٹ انجن اپنے مقابلے میں کہیں زیادہ وزن اٹھا سکتا ہے اور اسے نہایت تیز رفتار کے ساتھ دور دراز فاصلے پر لے جا سکتا ہے۔

اس ترقی کے ساتھ ان طیاروں کی رفتار میں تیزی سے اضافہ ہوا اور وقت آیا کہ وہ آواز سے بھی زیادہ رفتار پر اڑنے لگے ہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ آواز لہروں کی شکل میں سفر کرتی ہے جس کے لئے ہوا کا وجود ضروری ہے۔ یعنی ہوا نہ ہو تو کوئی آواز سنائی نہ دے گی جو کوئی آواز پیدا ہوتی ہے تو ہوا کی تہیں کہیں دب کر قریب قریب ہو جاتی ہیں اور کہیں پھیل کر کشادہ ہو جاتی ہیں۔

سطح سمندر پر آواز کی رفتار تقریباً ۷۶۰ میل فی گھنٹہ ہوتی ہے جیسے جیسے ہم اوپر جاتے ہیں تو تقریباً چھ میل تک ہوا کا درجہ حرارت گرتا چلا جاتا ہے اور اس کے ساتھ ساتھ آواز کی رفتار بھی کم ہوتی چلی جاتی ہے۔ پوری فضا قائم ہے جہاں کا درجہ حرارت منفی ۶۷ درجے فیرن ہائٹ ہے آواز کی رفتار میل فی گھنٹہ ہے۔

ہوا کا دباؤ

اب بہت سے طیارے آواز

سے زیادہ رفتار حاصل کر لی ہے لیکن اس کامیابی میں بہت سی مشکلات بھی پیش آئیں۔ یہی سیدھی سادی ہوا جو ہماری حیات کے لئے نہایت ہی ضروری ہے تیز رفتار طیاروں کے سامنے پتھر کی دیوار بن کر کھڑی ہو جاتی ہے۔ طیارہ اس دیوار کو توڑ کر آگے بڑھتا ہے آواز کی رفتار کچھ کم نہیں ہوتی۔ جو طیارہ اس سے بھی زیادہ رفتار کے ساتھ پرواز کرتا ہے اس کے سامنے ہوا کی لہریں دور دور تک عظیم شکنوں کی شکل میں جمع ہو جاتی ہیں۔

۶۸۰ میل فی گھنٹہ کی رفتار تک ہوا کی مخالفت ایک حد تک قابل برداشت رہتی ہے۔ لیکن اس سے آگے خطرہ محسوس ہونے لگتا ہے۔ سب سے پہلے طیارے کے پنکھے اس کی زد میں آتے ہیں اور ایسا محسوس ہوتا ہے جیسے کسی مخالف قوت نے انہیں پکڑ لیا ہے۔ اسی لئے جیٹ طیارے معمولی طیاروں کی بہ نسبت بہتر سمجھے جاتے ہیں۔ تیز رفتاری میں انہیں اتنی دقت محسوس نہیں ہوتی جتنی پنکھوں والے طیارے کو ہوتی ہے یہی وجہ ہے کہ خود ہمارے ملک میں دور دراز سفر کے لئے جیٹ طیارے عام رواج پاتے جا رہے ہیں۔ ان میں پنکھے نہیں ہوتے اور نہ ہی وہ ہوا کے زیریں طبقات میں اڑنے پر مجبور ہوتے ہیں۔ جیٹ اور معمولی ہوائی جہاز کی شکل میں نمایاں فرق ہوتا ہے۔ جو محتاج بیان نہیں۔ راکٹ کے اصولوں پر چلنے والا پہلا مشہور طیارہ بیل ایکس ون تھا۔ جس نے ساٹھ ہزار فٹ کی بلندی پر ایک ہزار میل فی گھنٹہ کی رفتار سے پرواز کی۔ پھر ڈگلس سکائی سٹریک آیا جو ٹربو جیٹ انجن کی مدد سے چلتا ہے۔ اور اب ایکس ۱۵ نامی راکٹ طیارہ منظر عام پر آیا ہے جو پانچ ہزار میل فی گھنٹہ کی رفتار سے اڑتا ہے

تیز رفتار جیٹ

اس طیارے کی ایک خصوصیت یہ ہے کہ ایندھن کے ٹینک اس کے نیچے لگے رہتے ہیں جب ایکس ۱۵ انہتر ہزار فٹ کی بلندی پر چودہ سو میل

فی گھنٹہ کی رفتار حاصل کر لیتا ہے تو یہ ٹینک جدا ہو کر نیچے گر پڑتے ہیں اور انہیں دوبارہ استعمال کیا جا سکتا ہے اس مقصد کے لئے ۴۳ فٹ کی پیراشوٹ استعمال کی جاتی ہے جو ان ٹینکوں کو حفاظت کے ساتھ نیچے لے آتی ہے۔

اضافی ایندھن ساتھ رکھنے کا یہ انتظام ایکس ۱۵ کی رفتار کو بڑھانے کے لئے کیا گیا ہے اس کی رفتار آواز کی چھ گنی رفتار سے بھی زیادہ ہو گئی ہے ایسے ہی تیز رفتار طیارے عسکری مقاصد کے لئے بھی استعمال کئے جا رہے ہیں۔ ان میں کوئی ہوا باز بھی موجود نہیں ہوتا اور وہ منزل مقصود پر پہنچ جاتے ہیں۔

جب آواز سے زیادہ رفتار پر اڑنے والے جیٹ عام ہونے شروع ہوئے تو ایک اعتراض یہ کیا گیا کہ اتنی زیادہ رفتار پر مسافروں کو دقت محسوس ہو گی۔

ماہرین نے اس کا یہ جواب دیا کہ مسافروں کو اسی صورت میں دقت محسوس ہو سکتی ہے جب طیارے کی رفتار میں کمی بیشی ہوتی رہے اور ایسا اسی وقت ہو سکتا ہے جب اسے خراب موسم اور طوفان سے واسطہ پڑے۔

لہٰذا یہ ترکیب کی گئی کہ ان طیاروں کو تقریباً ۳۶ ہزار فٹ کی بلندی پر اڑایا گیا جہاں درجہ حرارت تقریباً یکساں رہتا ہے اور طوفان نہیں آتے۔ یہ تجربہ کامیاب رہا۔ اب جیٹ طیارے عام ہوتے جا رہے ہیں"

(مشرق لاہور ۱۴ جولائی ۶۶ء)

آپ کے عزم کی ضرورت

روزنامہ الفضل ایک دینی اخبار ہے اس کا باقاعدگی سے مطالعہ بھی آپ کی دینی معلومات بڑھانے کا بہت بڑا موجب بن سکتا ہے۔ اس کے لئے ۱۲ پیسے روز کا خرچ کوئی ایسا بوجھ نہیں جو ناقابل برداشت ہو صرف آپ کے ارادہ اور عزم کی ضرورت ہے

(مینجر)

جماعت کے ہر طبقہ کی تربیت کا علمبردار ماہنامہ "انصار اللہ" اس کی خریداری قبول فرمائیں۔

قیمت سالانہ ۶/- روپے

(قائد اشاعت مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

عباد الرحمٰن کی ایک بڑی علامت یہ ہے کہ وہ شرک کے کبھی قریب نہیں جاتے

وہ خدا کی توحید کو زمین پر پھیلانے کے لئے ہر قسم کی جائز کوششیں عمل میں لاتے رہتے ہیں

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سورۃ الفرقان کی آیات وَالَّذِيْنَ لَا يَدْعُوْنَ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ وَلَا يَقْتُلُوْنَ النَّفْسَ الَّتِيْ حَرَّمَ اللّٰهُ اِلَّا بِالْحَقِّ وَلَا يَزْنُوْنَ کی تفسیر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

"اللہ تعالیٰ فرماتا ہے رحمٰن کے بندوں کی ایک یہ بھی علامت ہے کہ وہ شرک نہیں کرتے اور کسی ایسی جان کو قتل نہیں کرتے جس کا قتل کرنا اللہ تعالیٰ نے حرام کیا ہوا ہے ہاں اللہ تعالیٰ کے مقرر کردہ طریق پر قتل کرنا پڑے تو اب کرتے ہیں جیسے جہاد میں یا قاتل کو قتل کی سزا دینے کے لئے۔

یہ علامت بھی ہمیں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے صحابہؓ کی زندگیوں میں نہایت نمایاں طور پر دکھائی دیتی ہے انہوں نے توحید کی اشاعت کے لئے وہ قربانیاں پیش کیں کہ آج بھی تاریخ کے صفحات میں ان کا ذکر پڑھ کر انسانی قلب لرز جاتا ہے۔ وہ خدائے واحد و یگانہ پر ایمان لانے کی وجہ سے قتل کئے گئے۔ ان کے اموال چھین لئے گئے۔ ان کی عورتوں کی آبروریزی کی گئی۔ انہیں اپنے وطن سے بے وطن کیا گیا انہیں تپتی ریت پر لٹایا گیا۔ ان کے سینوں پر بڑے بڑے بھاری پتھر رکھ کر ان پر جبر و اذیت روا رکھا گیا۔ اور انہیں لات و منات اور عزیٰ کی پرستش پر مجبور کیا گیا۔ مگر وہ لوگ خدا تعالیٰ کے عشق میں کچھ ایسے سرشار رہتے کہ ان کی زبانوں سے اگر کوئی فقرہ نکلتا تو صرف یہی کہ خدا ایک ہے۔

خود رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو کفار مکہ نے یہاں تک پیشکش کی کہ ہم آپ کو اپنا بادشاہ تسلیم کرنے کے لئے تیار ہیں۔ صرف اتنا مطالبہ آپ منظور کریں کہ ہمارے بتوں کو برا بھلا نہ کہیں مگر اتنی بڑی پیشکش کے باوجود رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے مطالبہ کو نہایت حقارت کے ساتھ ٹھکرا دیا۔ اور ایک لحظہ کے لئے بھی یہ برداشت نہ کیا کہ خدائے واحد کی توحید میں کوئی خلل واقع ہو۔ بلکہ ایک موقعہ پر آپ نے فرمایا کہ اگر یہ لوگ سورج کو میرے دائیں اور چاند کو میرے بائیں بھی کھڑا کر دیں تب بھی میں خدا تعالیٰ کی توحید کے اعلان سے باز نہیں رہ سکتا۔ پھر آپ کی آنکھوں کے سامنے محض توحید کو تسلیم کرنے کے جرم میں آپ کے عزیز ترین صحابہؓ پر بڑے بڑے مظالم توڑے گئے۔ خود آپ کو اور آپ کے خاندان کو پیہم مظالم کا تختہ مشق بننا پڑا مگر آپ نے ان تمام تکالیف کے باوجود دنیا کی سراسر قوم سے لڑائی کی تھی جو توحید کی دشمن تھی۔ آپ نے مشرکین مکہ کا بھی مقابلہ کیا جو سینکڑوں بتوں کے پجاری تھے۔ آپ نے عیسائیوں کا بھی مقابلہ کیا جو مسیح ناصری کو ابن اللہ کہتے تھے آپ نے یہود کا بھی مقابلہ کیا جو عزیر کو خدا کا بیٹا قرار دیتے تھے آپ نے مجوسیوں کا بھی مقابلہ کیا جو آگ کے پجاری تھے۔ اور آخر عرب میں ہی نہیں بلکہ ساری دنیا میں توحید کو غالب کر کے دکھایا اور بتوں کے پرستاروں کو خدائے واحد کے آستانہ پر لا ڈالا۔

پھر جب آپ کی وفات کا وقت آیا تو حدیثوں میں آتا ہے کہ آپ کرب و اضطراب کے ساتھ کبھی ایک کروٹ بدلتے اور کبھی دوسری۔ اور بار بار فرماتے خدا تعالیٰ یہود اور نصاریٰ پر لعنت کرے کہ انہوں نے اپنے نبیوں کی قبروں کو سجدہ گاہ بنا لیا اس طرح آپ نے صحابہؓ کو نصیحت فرمائی کہ دیکھنا میری قبر کو کبھی سجدہ گاہ نہ بنانا دیکھنا میرے بشر ہونے کے مقام کو کبھی فراموش نہ کرنا۔۔۔

پس عباد الرحمٰن کی ایک بڑی علامت یہ ہے کہ وہ شرک کے کبھی قریب نہیں جاتے اور خدا تعالیٰ کی توحید کو زمین پر پھیلانے کے لئے ہر قسم کی جائز کوششیں عمل میں لاتے رہتے ہیں کیونکہ شرک خدا تعالیٰ کی صفت رحمانیت کے بالکل منافی ہے"

(تفسیر کبیر جلد ۵ حصہ ۲ صفحہ ۱۶۲، ۱۶۳)

خارجہ پالیسی میں کوئی تبدیلی نہیں ہوگی

نئے وزیر خارجہ مسٹر شریف الدین پیرزادہ کا اعلان

لاہور ۲۵ جولائی۔ وزیر خارجہ مسٹر شریف الدین پیرزادہ نے اعلان کیا ہے کہ بھارت اور پاکستان کی بات چیت صرف اسی صورت میں کامیاب ہو سکتی ہے جب بھارتی حکومت مذاکرات کے سلسلہ میں پاکستان کی تجویز منظور کر لے۔ ہم چاہتے ہیں کہ دونوں فریق مسئلہ کشمیر سمیت تمام تنازعات پر بات چیت کریں وہ کل راولپنڈی سے کراچی جاتے ہوئے لاہور میں اخبار نویسوں سے بات چیت کر رہے تھے۔

وزیر خارجہ دوپہر کو کراچی پہنچ گئے

انہوں نے ہوائی اڈے پر اخباری نمائندوں سے بات چیت کرتے ہوئے کہا کہ پاکستان کی خارجہ پالیسی آزاد اسلامی اور قومی مفادات پر مبنی ہے۔ اور اس میں کوئی تبدیلی نہیں کی جائے گی۔

مسٹر پیرزادہ نے بھارت پر واضح کیا کہ اگر مجوزہ بات چیت پاکستان کی تجویز کردہ حقیقت پسندانہ بنیادوں پر نہ ہوئی۔ تو اس کی کامیابی کا کوئی امکان نہیں۔ پاکستان نے بھارتی تجویز کے جواب میں اپنی تجاویز بھارت کو ارسال کر دی ہیں۔ اور بھارت سے کہا گیا ہے کہ پاکستانی تجاویز کی تصدیق کرے۔

● لاہور ۲۵ جولائی۔ معتبر ذرائع سے معلوم ہوا ہے کہ ڈپٹی اٹارنی جنرل شیخ غیاث محمد کو ملک کا نیا اٹارنی جنرل مقرر کیا گیا ہے۔ وہ شریف الدین پیرزادہ کی جگہ لیں گے جو ملک کے وزیر خارجہ مقرر ہوئے ہیں۔ توقع ہے کہ مسٹر غیاث محمد کل اپنا چارج سنبھال لیں گے۔

● نئی دہلی۔ ۲۵ جولائی۔ مشرقی پنجاب پولیس نے صوبہ بھر میں آج چھاپے مار کر ۵۰۰ سے زائد تاجروں کو غلہ۔ مٹی کا تیل۔ مشینی تیل۔ ذخیرہ کرنے کے الزام میں گرفتار کر لیا۔

● سیالکوٹ ۲۵ جولائی۔ گذشتہ رات ۱۱½ بجے کے قریب اقبال روڈ پر جہانگیر سٹریٹ میں ایک دو منزلہ مکان کی چھت گرنے سے چار افراد جاں بحق ہو گئے۔

بابا جلال الدین صاحب درویش وفات پا گئے

اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ

(محترم سید داؤد احمد صاحب ناظر خدمت درویشان)

امیر صاحب جماعت احمدیہ قادیان نے بذریعہ تار اطلاع دی ہے کہ بابا جلال الدین صاحب درویش وفات پا گئے ہیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحوم تقسیم برصغیر کے بعد سے قادیان میں بطور درویش مقیم تھے۔ بہت ملنسار۔ نیک اور صابر و شاکر بزرگ تھے۔ انہوں نے درویشی کا زمانہ بہت خوش دلی اور اخلاص و وفاداری کے ساتھ گزارا۔ اور عسر کے دنوں میں بھی کبھی کوئی حرف شکایت زبان پر نہ لائے۔

انہیں ایک عرصہ سے دمہ کی تکلیف تھی۔ جب اس تکلیف میں کمی واقع ہوتی تو نماز مسجد میں ادا کرتے۔ اللہ تعالیٰ ان کی مغفرت فرمائے۔ اور اپنے قرب سے نوازے۔ ان کی صرف ایک لڑکی ہے جو محمد انور صاحب کارکن نظارت امور عامہ ربوہ سے بیاہی ہوئی ہے اللہ تعالیٰ انہیں اور ان کی بیوہ اور دیگر متعلقین کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین۔

لائل پور میں الفضل کی ایجنسی

مکرم بشیر احمد صاحب معرفت کریم میڈیکل ہال گول منڈی محلہ لائل پور کو الفضل کی ایجنسی دے دی گئی ہے۔

احباب جماعت ازراہ کرم مکرم بشیر احمد صاحب سے رابطہ قائم کریں۔

(مینجر الفضل)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۳۰۲